117800 ـ كيا خاوند اور بيوى كسى غير اسلامى ملك ميں رہنے كے ليے كاغذى طلاق كا دعوى كر سكتے ہيں ؟

سوال

ميرى سہيلى اور اس كا خاوند ايك غير اسلامى ملك ميں رہتے ہيں، ميرى سہيلى اپنے پاسپورٹ سے خاوند كا نام ختم كروا كر اپنے والد كا نام درج كروانا چاہتى ہے، اس كے پيچھے اس غير اسلامى ملك كے توثيقى اغراض ہيں، ميرى سہيلى اور اس كا خاوند دونوں ہى پاكستانى ہيں، ليكن حكومت پاكستان كا قانون ہے كہ خاوند كا نام پاسپورٹ سے اسى صورت ميں ختم ہو سكتا ہے جب عورت مطلقہ يا پھر بيوہ ہو.
اور طلاق واقع ہونے كے ليے كاغذى طور پر لكھ كر دينا ضرورى ہے، اور پھر قانونى طور پر طلاق اس وقت مكمل ہو گى جب عدت كے تين ماہ گزر جائيں، اور اس كے بعد پاسپورٹ سے خاوند كا نام ختم كيا جا سكتا ہے، اب ميرا سوال يہ ہے كہ:
جب اپنى سہيلى كے قائم مقام بن ميں پاكستان ميں كاغذى طور پر طلاق پيش كروں (كيونكہ ميں پاكستان ميں رہتى ہوں) ميرى سہيلى پاكستان ميں نہيں ہے، اور يہ كام ميں اپنى سہيلى كے مطالبہ پر كروں، تو كيا شريعت اسلاميہ ميں ميرى سہيلى كى طلاق واقع ہو جائيگى ؟
برائے مہربانى يہ مدنظر ركھيں كہ نہ تو خاوند كى نيت طلاق دينا ہے، اور نہ ہى بيوى كى نيت طلاق حاصل كرنا ہے، ليكن كچھ سركارى كاغذات كے ليے پاسپورٹ سے خاوند كا نام ختم كروانا پڑتا ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہميں تو يہى ظاہر ہوتا ہے كہ يہ خاندان اپنے كاغذات ميں تبديلى اس ليے كرانا چاہتا ہے كہ وہ اس غير اسلامى ملك ميں رہائش اختيار كر سكے، اور وہ اس كے ليے ايسا كام كرنا چاہتا ہے ہيں جو شرعى طور پر جائز نہيں، اور پھر وہ طريقہ بھى ايسا اختيار كرنا چاہتے ہيں جو ناجائز ہے.

كفريہ ملك ميں رہنے كا مسئلہ ہم كئى ايك سوالات كے جوابات ميں بيان كر چكے ہيں كہ اس ميں بہت سارى خرابياں پيدا ہوتى ہيں، اور پھر اصل ميں غير اسلامى ملك ميں رہائش اختيار كرنا حرام ہے، آپ تفصيل جاننے كے ليے سوال نمبر (11793) اور (14235) اور (27211) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اس بنا پر جس سبب کے لیے وہ کاغذات میں ہیر پھیر کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے جھوٹ اور دھوکہ دینا حلال نہیں، اور جو شخص بھی کفریہ ملک میں رہنا چاہتا ہے غالبا وہ ملازمت اور دنیا کے حصول کے لیے ہوتا ہے، اور پھر بہت ہی جلد ان شہریت حاصل کر کے ان کے معاشرہ میں گھل مل جاتا ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے.

اس لیے بہن نے یہاں جن اعمال کے متعلق دریافت کیا ہے وہ حرام ہیں اور اس کے لیے ان کا ارتکاب جائز نہیں، اس کے کئی ایک اسباب ہیں:

1 ـ اس فعل سے غیر مسلم ملک میں رہائش اختیار کی جائیگی اور یہ اقامت حرام ہے.

2 ـ یہ ایک قسم کا جھوٹ اور دھوکہ و جعل سازی ہے، اور حقیقت کے خلاف ظاہر کرنا ہے، حالانکہ مسلمان شخص کو تو اپنے اقوال و افعال میں جھوٹ و کذب بیانی سے اجتناب کرتے ہوئے سچائی اختیار کرنی چاہیے.

ـ یہ عمل طلاق کے ساتھ ایک طرح کا کھلواڑ ہوگا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق کرنے منع کرتے ہوئے طلاق کی آیات میں فرمایا:

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو ا بانہیں اچھی طرح بساؤ یا بھلائی کے ساتھ الگ کر دو، اور انہیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم و زیادتی کے لیے نہ روکو، جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان بر ظلم کیا، تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ، اور اللہ کا جو تم پر احسان ہے اسے یاد کرو، اور جو کچھ کتاب و حکمت اس نے نازل فرمائی ہے جس سے تمہین نصیحت کر رہا ہے، اسے بھی اور اسے بھی اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہا کروا ور جان لو کہ اللہ تعالی ہر چیز کو جانتا ہے البقرۃ (231).

قرطبی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قولہ تعالی:

اور تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل مت بناؤ "

اس کا معنی یہ ہے کہ: تم اللہ سبحانہ و تعالی کے احکام کو مذاق کی راہ مت بناؤ، کیونکہ یہ سب احکام حقیقت ہیں، اس لیے جس نے بھی اس میں مذاق کیا تو وہ اس کو لازم ہو جائیگا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دور جاہلیت میں ایک شخص طلاق دیتا اور کہتا میں تو بطور کھیل طلاق دے رہا تھا، اور غلام آزاد کرتا اور نکاح کرتا تو کہتا میں کھیل رہا تھا، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی " انتہی

دیکھیں: تفسیر قرطبی (3 / 156).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (103432) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .